101776-خاوند مجبور کرتا ہے کہ گھر والوں اور لوگوں سے جو سنا ہے وہ سب کچھ بتایا جائے

سوال

میرا خاوند مجھے مجبور کرتا ہے کہ میری والدہ یا بہن یا کسی دوسرے شخص نے جو بات بھی مجھ سے کی ہے وہ بتاؤں، اور دلیل یہ دیتا ہے کہ ہوسکتا ہے میری ماں نے کوئی ایسی بات کہی ہو جس سے گھر خراب ہوجائے، اور اگر میں نہ بتاؤں تو مشکلات شروع ہوجاتی ہیں، کیا میں خاوند کی بات مان لوں یا نہ ؟

پسندیدہ جواب

1 اس خاوند پر واجب ہے اگر اس کی بیوی کی بات صحیح ہے تو وہ اپنی بیوی سے اس مطالبہ میں اللہ سے ڈرے، اور وہ یہ جان لے کہ وہ اس فعل کی بنا پر گنہگار ہوگا، اور اس کی بیوی کے لیے اس مطالبہ میں اطاعت کرنا حلال نہیں.

2 اور ہم اس خاوند کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کی بجائے اپنے نفس میں مشغول رہے، اور اپنے عیوب کو دیکھ کر ان کی اصلاح کرے، اور اپنی کوتاہی کو دور کرنے کی کوشش کرے اور اپنے نفس امارہ کو کمال تک پہنچائے، اس کے لیے لوگوں کے بارہ میں مشغول ہونے سے یہی بہتر اور اولی ہے کہ لوگ کیا کہتے ہیں، اور فلاں نے کیا کہا اور کیا کیا ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

لوگوں میں سب سے زیادہ خسارہ پانے والا وہ شخص ہے جو اپنے نفس میں مشغول ہو کر اللہ کو بھول جائے، بلکہ اس سے بھی زیادہ نقصان اور خسارہ اٹھانے والا شخص وہ ہے جو اپنے آپ کو بھول کر لوگوں میں مشغول ہوجائے "

الفوائد (58).

3 اسے لوگوں کے بارہ میں سوء ظن اور غلط گمان نہ رکھ کر اپنے بارہ میں یہ اعتقاد مت رکھے کہ وہ خود کمال نفس رکھتا ہے اور پھر لوگ جو کچھ کہتے ہیں وہ غلط ہے اور اس کے لیے اہم ہے اور اسی کے بارہ میں ہی ہے، بلکہ یہ تو لوگوں کے قصے اور حالات سننے اور ان کی عزت کی سے کھیلنے کی خواہش ہے.

4 اس خاوند سے امید تو یہ تھی کہ اگر بیوی اپنے خاندان یا کسی اور شخص کی بات اس کے لیے نقل بھی کرتی تو وہ اسے قبول نہ کرتا، چاہے وہ کلام اس کے اپنے بارہ میں ہی ہوتی، کیونکہ اس کی بیوی اس صورت میں چغل خور اور غیبت کرنے والی ہوتی.

بعض سلف رحمہ اللہ کا قول ہے : چغل خور اور غیبت کرنے والا شخص ایک لحظہ میں اتنی خرابی پیدا کردیتا ہے جو جادوگر ایک برس میں خرابی نہیں کرسکتا "

تو یہ خاوند اپنے لیے کیسے قبول کر رہا ہے کہ وہ ایسا کرنے کی بیوی کو خود وصیت کرے، بلکہ اگر بیوی ایسا نہ کرے تو اسے سزا کی دھمکی دیتا ہے !؟

امام نووی رحمہ اللہ ابو حامد غزالی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں :

" ہر وہ شخص جس کے پاس کوئی کسی شخص کی چغلی اور غیبت کرے اور اسے کہا جائے کہ : فلاں شخص تیرے بارہ میں یہ کہتا ہے، یا تیرے بارہ میں یہ کر رہا ہے تو اس شخص کو درج ذیل چھ اشیاء کرنی چاہیں :

اول :

وہ اس کی تصدیق مت کرے ، کیونکہ چغل خور فاسق ہے .

دوم :

وہ چغل خور کوایسا کرنے سے منع کرے ، اوراسے نصیحت کرے ، اوراس کے اس فعل کو برا کہے .

سوم :

اس سے اللہ کے لیے بغض رکھو ، کیونکہ وہ اللہ کے نزدیک مبغوض شخص ہے ، اور جس پر اللہ کا غضب ہو اس سے بغض رکھنا واجب ہے .

چہارم :

اپنے بھائی کے بارہ میں غالبا برا ظن نہیں رکھے .

پنجم :

اسے جو کچھ بتایا گیا ہے اس کی بنا پر وہ جاسوسی پر آمادہ نہ ہو ، اوراس کی کھوج میں نہ لگ جائے .

ششم :

جس چیز سے چغل خور کو روکا ہے اس چیز پر خود راضی نہ ہو جائے ، اس لیے وہ اس کی چغلی کو نقل کرتے ہوئے یہ مت کہنا شروع کردے کہ : فلاں شخص نے مجھے یہ بتایا ، اس طرح تو وہ خود بھی چغل خور بن جائیگا ، اوراس نے بھی وہی کام کرلیا جس سے منع کیا گیا ہے " انتہی

دیکھیں : الاذکار (275).

خاوند جو اپنی بیوی سے چاہتا ہے وہ چغلی اور غیبت ہے ، جو کہ کبیرہ گناہ میں شامل ہوتی ہے ، اس لیے بلاشک وشبہ اس کے نقل کرنے میں فساد و خرابی اور بغض وعداوت پیدا ہوتی ہے ، اور پھر بیوی کے خاندان والے اپنی بات کو خاوند تک نقل کرنے کو ناپسند کرتے ہیں .

اور یہ علم میں ہونا چاہیے کہ فساد و خرابی کی نیت سے ہی کلام نقل کرنے کو چغلی اور غیبت نہیں کہا جاتا ، بلکہ بعض اوقات تو صرف بطور تماشہ اور کھیل اور فائدہ کے لیے ہوتی ہے .

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جس چیز سے اجتناب کرنا اور بچنا اور دور رہنا ضروری ہے وہ چغلی اور غیبت ہے ، جو ایک شخص سے دوسرے شخص یا پھر ایک جماعت سے دوسری جماعت کی طرف نقل کی جاتی ہے ، یا پھر ایک قبیلہ سے دوسرے قبیلہ کی طرف خرابی وفساد کی غرض سے اور انہیں لڑانے کے لیے ، اور یہ چیز ایسی چیز کا انکشاف کرنا ہے جسے وہ ظاہر کرنا پسند نہیں کرتا ، چاہے جسے بتائی جا رہی ہے وہ ناپسند کرے یا پھر جس کی جانب سے نقل کی جارہی ہے وہ ناپسند کرے ، یا پھر کوئی تیسرا شخص ، اور چاہے یہ بات ہو یا قول یا اعمال ، یا کتابت یا پھر اشارہ کنایہ اور چاہے منقول اقوال ہوں یا پھر اعمال ، اور چاہے عیب ہو یا منقول عنہ کا نقص ، یا نقص نہ ہو .

انسان پر واجب ہے کہ وہ جو لوگوں کے حالات دیکھ رہا ہے وہ اس پر خاموش رہے، لیکن وہ جسے بیان کرنے میں کسی دوسرے مسلمان شخص کا فائدہ ہو یا اسے شر سے محفوظ رکھنا.

چغلی اور غیبت کا سبب یہ ہوتا ہے : یا تو جس کی جانب سے چچغلی اور غیبت کا سبب یہ ہوتا ہے : یا تو جس کی چغلی کی جا رہی ہے اس سے برا ارادہ رکھتا ہو، یا پھر جس سے چغلی کی جا رہی ہے اس سے محبت کا اظہار کرے، یا پھر فضول اور باطل باتوں میں مشغول ہو کر لطف اندوز ہونا چاہتا ہو، یہ سب حرام ہے.

چغلی اور غیبت کی حرمت پر کتاب و سنت میں بہت دلائل پائے جاتے ہیں جن میں سے چند ایک ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں :

فرمان باری تعالی ہے :

.{اور تو کسی ایسے شخص کا بھی کہا نہ ماننا جو زیادہ قسمیں کھانے والا ہو}.

.{بے وقار کمینہ، عیب گو چغل خور کی بھی بات مت مانو}.القلم (10-11).

.{بڑی خرابی ہے اس شخص کی جو عیب ٹٹولنے والا غیبت کرنے والا ہو}.الھمزۃ (1).

حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا"

متفق علیہ.

اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کیا تمہیں العضہ کے بارہ میں بتاؤں ؟ یہ غیبت و چغلی ہے جو لوگوں کی باتیں نقل کرتا پھرتا ہے"

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے.

اور پھر چغلی اور غیبت ان اسباب میں شامل ہوتی ہے جس کی بنا پر عذاب قبر ہوتا ہے؛ کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا :

"ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے، اور انہیں کسی بڑے (گناہ) کی بنا پر عذاب نہیں ہو رہا"

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کیوں نہیں، ان میں سے ایک شخص تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا، اور دوسرا چغلی کرتا تھا"

متفق علیہ.

غیبت اور چغلی اس لیے حرام کی گئی ہے کہ اس کی وجہ سے لوگوں کے مابین فساد اور خرابی پیدا ہوتی ہے، اور دشمنی وعداوت چل نکلتی ہے، اور پھر بد نظمی پیدا ہوتی ہے، اور لڑائی کی آگ بھڑک اٹھتی ہے، اور حسد وکینہ اور بغض اور نفاق پیدا ہوتا ہے، اور ہر قسم کی محبت ومودت کا خاتمہ ہو جاتا ہے، اور تفریق واختلاف پیدا ہوتا ہے، اور خیانت و دھوکہ کا باعث بنتی ہے، بری اور معصوم لوگوں پر بہتان بازی کا باعث بنتی ہے، اور سب وشتم اور قبیح اشیاء کا باعث بنتی ہے۔

اور اس لیے بھی کہ یہ دونوں بزدلی اور کمزوری نیچ پن کا عنوان ہیں، اس کے ساتھ ساتھ چغلی اور غیبت کرنے والا شخص اور بھی بہت سارے گناہ کا ذمہ دار ٹھرتا ہے، جو اسے اللہ کے المناک عذاب اور ناراضگی وغضب کی طرف لے جاتے ہیں"۔

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن باز رحمہ اللہ (3/237-239) مختصرا۔

اور العضہ کے بارہ میں کہا گیا ہے کہ: یہ قریش کی زبان میں جادو کے معنی میں ہے، اور ایک قول ہے کہ کذب وبہتان کو کہا جاتا ہے۔

شیخ عبد اللہ بن جبرین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

میرا خاوند میری باتیں اپنے گھر والوں کو بتاتا ہے، اور پھر ان کی باتیں مجھے بتاتا رہتا ہے، جس کے نتیجہ میں بہت ساری مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں، میں نے کئی بار خاوند کو کہا ہے کہ وہ ایسا مت کیا کرے، لیکن وہ اس سے باز نہیں آتا برائے مہربانی مجھے یہ بتائیں کہ میں کیا کروں؟

شیخ کا جواب تھا:

"اس عمل کو چغلی اور غیبت کہا جاتا ہے، کہ خرابی پیدا کرنے کے لیے کلام نقل کی جائے، اس کی وعید کے بارہ میں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

.{بے وقار کمینہ، عیب گو چغل خور کی بھی بات مت مانو}.القلم (11).

یہ جہنمیوں کے اوصاف میں سے ایک وصف ہے۔

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

.{بڑی خرابی ہے اس شخص کی جو عیب ٹٹولنے والا غیبت کرنے والا ہو}.الھمزۃ (1).

اور ایک اثر میں ہے کہ:

"چغل خور اور غیبت کرنے والا شخص ایک لمحہ میں اتنی خرابی پیدا کر دیتا ہے جو جادوگر ایک سال میں بھی نہیں کر سکتا"

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ:

"چغل خور جنت میں نہیں جائیگا"

بلاشک وشبہ اس کی حرمت اس وقت اور بھی شدید ہوگی جب یہ عمل خاوند اور بیوی اور اس کے رشتہ داروں کے مابین ہو، اس لیے خاوند کو اللہ سے ڈرتے اور تقوی اختیار کرتے ہوئے ایسے قبیح عمل سے باز آ جانا چاہیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نگرانی کر رہا ہے۔

اور پھر اسے ان اسباب سے دور رہنا چاہیے جو اسے جلدی یا دیر میں عذاب سے دوچار کرنے والے ہوں، اور اسے جھوٹ اور غیبت اور چغل خوری اور بہتان سے اجتناب کرنا چاہیے، اور لوگوں میں خرابی پیدا کرنے سے باز رہے۔

اس کی بجائے وہ صدق و سچائی اختیار کرے، اور لوگوں کی عزت کی حفاظت کرے، اور اللہ کا خوف و ڈر اختیار کرے، اور اللہ کی نگرانی کا یقین رکھے کیونکہ وہ اللہ بڑی سخت سزا کا مالک ہے" انتہی

دیکھیں: الحلول الشرعیۃ للخلافات والمشکلات الزوجیۃ والاسریۃ فتوی نمبر (42).

اس لیے خاوند اپنی بیوی سے یہ مطالبہ واپس لے لے، اور اگر خاوند اس مطالبہ پر اصرار کرتی ہے تو پھر بیوی کے لیے حلال نہیں کہ وہ خاوند کی اس بات کو تسلیم کر کے لوگوں کی باتیں بتاتی پھرے، کیونکہ کلام نقل کرنے کی موافقت کرنا اسے گناہ جاری رکھنے میں معاونت ہوگی، اور کلام نقل کرنے سے رک جانے میں اس معصیت کا خاتمہ ہے۔

اور اگر بیوی کو خدشہ ہو کہ اگر اس نے کلام نقل نہ کی تو پھر خاوند اور بیوی کے مابین مشکلات بڑھ سکتی ہیں تو پھر خاوند کے اصرار پر کلام نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں کہ وہ اپنے خاندان کی کلام نقل کر سکتی ہے مثلا وہ یہ کہے:

وہ آپ کی تعریف کرتے تھے اور آپ کا ذکر خیر کرتے تھے اس طرح کے الفاظ نقل کرے جو ان میں محبت و مودت قائم کرنے کا باعث ہوں، اور آپس میں الفت پیدا ہو، اور خاوند اور اس کے سسرال والوں کے مابین اختلافات ختم ہو جائیں۔

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے خاوند کی اصلاح فرمائے، آپ اور آپ دونوں کو خیر و بھلائی پر جمع کرے۔

واللہ اعلم.